دولة الإمارات العربيّة المتّحدة
الهيئة العامّة للشؤون الإسلاميّة والأوقاف

الجمعة: ١٢ ذو القعدة ١٤٣٨ھ
الموافق: ٤/ ٨/ ٢٠١٧م

مسکراہٹ اور حسنِ خُلق

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ علی سَيِّدِ الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلی آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلی يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَی سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

کامیابی کا راز اللہ ورسول کی اطاعت میں ہے

عزیزانِ محترم! خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا ہم پر کرم بالائے کرم، کہ اُس نے ہمیں مسلمان بنایا، اپنے حبیبِ کریم نبیٔ آخرُالزماں جناب محمدِ مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی اُمّت میں کیا، اِس نعمت کا ہم جتنا شکر ادا کریں کم ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی ذاتِ والاصفات اللہ تعالی کی اعلیٰ وافضل ترین نعمت ہے، تخلیقِ انسان کا مقصد حکمِ الٰہی اور سُنّتِ رسالت پناہی کے مطابق اپنی زندگی گزارنا، اہل وعِیال، پڑوسیوں، خُدّام، مزدُور وملازمین، اہلِ مَراتب حضرات اور غلطی ومخالفت کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک سے پیش آنا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کی پیروی زندگی کے لیے بہترین ذریعہ ومشعلِ راہ ہے، ربِّ کریم جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ

﴿لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمھارے لیے رسولُ اللہ کی پیروی سب سے بہتر ہے"۔ مفسِّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہواکہ حضور ﷺ کی زندگی سارے انسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس سے زندگی کا کوئی شعبہ باہر نہیں، کامیاب زندگی وہی ہے جواِن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا مرنا سونا جاگنا حضور اکرم ﷺ کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جاتے ہیں"[2]، اور اِسی میں کامیابی و کامرانی ہے۔

مسکراہٹ سنّت رسول ہے

عزیزانِ گرامی! انہی اَخلاقِ کریمہ میں سے ایک مسکراہٹ اور چہرے کی ہشاشت وبشاشت ہے، مسکراہٹ اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی اور عظیم نعمتِ ربّانی ہے، مسکراہٹ انسانی چہرے پر نمودار ہونے والا سب سے خوبصورت جذبہ ہے، یہ انسان کی خوبصورتی اور مجموعی شخصیت کو چار چاند لگادیتی ہے، یہ ایسا حلال جادُو ہے جو دل کی گہرائی سے نکل کر ہونٹوں پر رونماں ہوتا ہے، بعد ازاں پیار کی خوشبو بکھیرتا ہے، اور نسیمِ محبت کے جھونکے چلاتا ہے۔ حسد، نفرت اور بغض کے گرہیں کھول کر دلوں میں اُلفت ومحبت جاگزیں کرتا ہے۔ مسکراہٹ ایک ایسا انمول تحفہ ہے جو غریب سے غریب آدمی بھی کسی کو پیش کرسکتا ہے۔ بڑے عظیم ہوتے ہیں وہ لوگ، جوغم

---

(۱) پ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۶۷۱ ملتقطاً۔

اور دُکھ اپنے سینے میں چھپا کر دوسروں کو مسکراہٹ کا تحفہ پیش کرتے ہیں، اور یہ سنّت مطہّرہ بھی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے عمل اور سیرتِ معطرہ کے ذریعے یہ لطیف اور آفاقی زبان بنی نَوع انسان کو سکھائی۔ آپ ﷺ کا چہرہ سدا ہشّاش بشّاش اور چمکتا دمکتا رہتا۔ ایک ہی نظر میں آدمی آپ سے محبت کرنے لگتا، اور اپنے جان ومال اور اہل وعِیال کے ساتھ آپ پر فِدا ہوجاتا۔ سیّدنا عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ»[1] "میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے تبسّم فرماتے نہیں دیکھا"۔

مسکراہٹ صدقہ ہے

میرے بزرگو ودستو! مسلمان سے مسکرا کر ملنا ایسا بہترین صدقہ ہے جس پر غریب ومالدار سب قادر ہیں، ابتسام ومسکراہٹ کا ہدیہ جو اللہ کے رسول ﷺ سے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا، اسے انہوں نے ہمیشہ اپنے دل سے چمٹائے رکھا، فرماتے ہیں: «مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلاَ رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي»[2] "جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، نبیِ کریم ﷺ نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا، اور میں نے جب بھی آپ ﷺ کو دیکھا تو چہرۂ انور کو تبسم ریز ہی دیکھا"۔ وہ منوّر مسکراہٹ جس سے آپ ﷺ کا چہرہ

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٦٤١، صـ٨٣٠.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٨٩، صـ١٠٦٣.

مبارک کِھل اٹھتا، حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تمام یادگاروں سے افضل، اور تمام تمناؤں سے بلند وبرتر تھا۔ جب کبھی لوگ آپ کا مسکراتا چہرۂ انور دیکھتے، ان کے قلوب اسیر، نُفوس مسحور اور رُوح مائل ہوجاتی۔

مسکراہٹ صدقہ وعبادت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ»(۱) "اپنے بھائی سے مسکرا کر ملنا تمھارے لیے صدقہ ہے"۔ آج اس عبادت میں بہت ہی کوتاہی اور اس صدقہ میں بہت بخل ہو رہا ہے، یہ ایک حلال جادُو ہے، اُخوّت کا اعلان ہے، پاکیزگی کی پیشگی ہے، مودّت ومحبت کا پیغام ہے۔ مسکراہٹ حسد کے پتھر کو پگھلا دیتی ہے، عداوت ودشمنی کے کھنڈرات ملیامیٹ کر دیتی ہے، بُغض کے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیتی ہے، کینے کا میل دھو ڈالتی ہے، قطعِ رحمی کے زخم کو مندمل کر دیتی ہے۔

مسکراہٹ انبیاء کی عاداتِ کریمہ سے ہے

برادرانِ اسلام! مسکرانا ہمیشہ سے انبیاء ومُرسلین کی صفتِ حسنہ ہے، کہ جب سیّدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک وسیع وعریض وادی میں ایک ننھی جان چیونٹی کی بات سنی (جو اپنی قوم کو آپ کی فوج سے خبردار کررہی تھی) تو مسکرائے تھے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى وَادِي النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۞

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب البرّ والصلة، ر: ١٩٥٦، صـ٤٥٤.

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً مِّن قَوْلِهَا﴾[1] "یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے نالے پر آئے، ایک چیونٹی بولی: اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ! تمہیں کچل نہ ڈالیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں، تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا"۔ لہذا ہمیں بھی اس سے سبق لیتے ہوئے اپنے بھائیوں اور پڑوسیوں کو اپنی مسکراہٹ سے خوش کرنیکی بہت زیادہ ضرورت ہے، جبکہ مادّہ پرستی کی طُغیانی کے زمانے میں جہاں اُلفت ناپید ہے، تنازعات کی کثرت ہے، شَوہر و بیوی کو باہمی طَور پر خوش رہنے کی اشدّ ضرورت ہے، جبکہ اجتماعی مَشاکل بہت سنگین صورت اختیار کرتی نظر آتی ہیں، جہاں انسان کی پیشانی پر ہمیشہ غصہ و تیور دکھائی دیتے ہیں، گویا ہم سب بقاء اور زندگی کے اکھاڑے میں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہیں، ایسے میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ منیجر اور اساتذہ وغیرہ بھی تکبر، فخر اور عناد سے بالاتَر ہو کر اپنے طلبہ اور اسٹاف میں مسکراہٹ کے پھول بکھیر کر، ان کی دِلجوئی کا سامان کریں؛ تاکہ ان کے حَوصلے اور عزائم بلند ہوں، اور ان کے اندر کچھ کر گذرنے کی چاہت پیدا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسکراہٹ

جانِ برادر! ہمیں اس وقت مسکراہٹ، چہرے کی بشاشت، اِنشراحِ صدر، رُوح کی لَطافت اور نرمی و سماحت کے ذریعے اُمّتِ اِسلامیہ کو متحد کرنے کی اشدّ ضرورت ہے۔ امّت کے یتامی، بیواؤں، فقیروں اور محتاجوں کے سامنے اگر ہم

---

(۱) پ ۱۹، النمل: ۱۸، ۱۹.

مسکراہٹ کے پھول بکھیرتے ہوئے اِن کی مدد کرتے ہیں، تو ان کے دلوں میں مسرت اور شادمانی جاگزیں ہوگی، ان کے چہرے مسکراہٹ سے کِھل اٹھیں گے، جبکہ ایسے اعمال کا اجر وثواب اللہ تعالی کے پاس بے حساب ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرح وسرور اور خوشی کے موقع پر مسکرایا کرتے، خصوصًا جب بروزِ قیامت ملنے والے انعامات یاد آتے، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ» فَقَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ * فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ * إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ: «أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟» فَقُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ! قَالَ: «فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ: رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي! فَيَقُولُ: مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ!»[1] "ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، اچانک آپ پر ہلکی سی غنودگی چھاگئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سرِ اقدس اٹھایا، ہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ کی مسکراہٹ کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابھی ابھی مجھ پر یہ سورت نازل ہوئی ہے، اور آپ ﷺ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الصلاة، ر: ٨٩٤، صـ١٧٠.

نے سورۃ الکوثر کی تلاوت فرمائی، پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس میں بے پناہ خیر ہے، وہ ایک حوض ہے جس پر میری امّت بروز قیامت پانی پینے کے لیے آئے گی، اس کے برتن ستاروں کے شمار کے برابر ہیں، ایک شخص کو حوضِ کوثر سے ہٹایا جائے گا، تب میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میرا امّتی ہے! اللہ تعالی فرمائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمھارے بعد کیا کیا کارنامے انجام دیے ہیں"۔

عزیز دوستو! رسول اکرم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت جب اپنی امّت کو سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نماز میں دیکھا تو مسکرا دیے، سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلاَةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الحُجْرَةِ يَنظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلاَةِ «فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ»[۱] "نبیٔ کریم ﷺ کی بیماری میں

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الأذان، ر: ٦٨٠، صـ١١١.

سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے، یہاں تک کہ ایک دن جب سب لوگ نماز میں صف بستہ تھے، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے تھے اور آپ کا چہرۂ انور گویا مصحف کا ورق تھا، پھر حضور نے تبسم فرمایا، ہم نے بھی مصمم ارادہ کرلیا کہ از راہِ مسرّت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے رہیں، اسی دَوران سیّدنا ابو بکر پیچھے ہٹنے لگے کہ شاید حضور مصلّے پر تشریف لائیں، مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارے سے فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو! اور پردہ گِرادیا، پھر اسی روز نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیائے فانی سے تشریف لے گے"۔

مسکراہٹ کیوں ضروری ہے

برادرانِ مَن! ایک اچھی ہنسی آپ کے دل کو مکمل طور پر ہلکا کر دیتی ہے، دماغ کے جن حصوں میں مطلوبہ مقدار میں خون نہیں پہنچ پاتا، وہاں آپ کی مسکراہٹ اچھی مقدار میں خون پہنچا دیتی ہے، لہذا کچھ نہ کچھ ایسا ہنسی مذاق کرتے رہنا چاہیے جس سے کسی کو تکلیف بھی نہ ہو، اور شریعت کا دامن بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ ذہن پر بھی مسکراہٹ کا خوشگوار اثر مرتّب ہوتا ہے، پُر امیدی انسان کے لَبوں پر مسکراہٹ بکھیرتی ہے، اور مسکراہٹ اس کے بدلے میں ذہن کو متحرک کرنے اور ناامیدی پیدا کرنے والے خیالات کو دُور کرنے کا کام دیتی ہے، اس کے نتیجے میں آدمی ایک انوکھی بَشاشت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ خوش رہنا ایک فطری عمل ہی نہیں بلکہ ایک اَخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

مسکراہٹ انسانی شخصیت کی آئینہ دار ہے، اسے چہرے پر طاری کرنے کے لیے شُعوری کوشش سے کام نہیں لینا پڑتا؛ کیونکہ انسانی شخصیت کے اصلی اور حقیقی خَد وخال ہمیشہ لاشُعوری طَور پر نمایاں ہوتے ہیں، دُکھوں اور پریشانیوں کے باوجود مسکرائیں، آخرستارے بھی تواندھیرے میں جِھلملاتے ہیں پھُول بھی توکانٹوں کے بیچ رہ کرمسکراتے ہیں، اپنی زندگی کانٹے کی طرح نہیں بلکہ پھول کی طرح گزاریں، وہ پھول جسے سہرے میں سجانے کے لیے سُوئی کو پھول کے جگر کے پار کیا جاتا ہے، مگر پھول کی اعلیٰ ظرفی کہ وہ اپنے جگر کے پار ہونے والی سُوئی کو بھی خوشبو سے مہکا دیتا ہے۔ اگر مسکراہٹ ہمارا شِعار بن جائے تو ہماری اپنی زندگی بھی خوشگوار ہو جائے، اور جن سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے، ان میں بھی ایک تازگی آجائے گی۔ جبکہ اس قدر اہم اور مفید قوّت کا حصول زیادہ دُشوار نہیں۔

عزیزان گرامی قدر! ہمیں مسکراہٹ کے فن کو سچائی کے ساتھ سیکھنا ہو گا، بشاشت، سماحت اور سعادت کی ثقافت کو اپنی مسلم سوسائٹی میں عام کرنا ہو گا، بے شک اسی میں ایک سعادتمند زندگی اور باہمی بھائی چارگی کی واقعی ضمانت ہے، اللہ کے حبیب ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی کوشش کریں، اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم سب کو اجر عظیم سے نوازے، آمین!۔

اے اللہ! ہمیں حضور کی سیرتِ طیّبہ کو اپنی زندگی کے لیے مشعل راہ بنانے، حسن اخلاق، حسن خُلق، اور ہمیشہ اپنے بھائیوں سے مسکراتے ہوئے ملنے کی توفیق رفیق عطا فرما، ہمیں اپنے بچوں کی بہتر تربیت کرنے، اے اللہ! ہمارے ظاہر

وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطافرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطافرما، ہمیں دنیاوآخرت میں بھلائیاں عطافرما، پیارے مصطفٰی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطافرما، ہمیں اپنااور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضاشاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.